بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر اے ل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۳۸ | اتوار ۱۹ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ ؛ ۲۲ شہادت ۱۳۶۳ ہش ؛ ۲۲ اپریل ۱۹۸۴ء | نمبر ۹۳

اخبارِ احمدیہ

۲۰ شہادت / اپریل۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں

ربوہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے تاہم کمزوری بہت ہے احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

گھانا کے احمدیہ فارم میں گندم کی کاشت کا کامیاب تجربہ

"حکومت کو اس جماعت کا شکر گزار ہونا چاہیئے" ○ وزیر اعلیٰ

ملکی اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی پر چرچا ؛ جماعت کے ہسپتالوں کی مقبولیت

مکرم عبدالوہاب صاحب امیر و مشنری انچارج گھانا اطلاع دیتے ہیں کہ جماعتی فارم جو محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی نگرانی میں کام کر رہا ہے۔ اس میں گندم کا تجربہ کامیاب رہا۔ ہمارے ایک سیکنڈری سکول کی تقریب میں جس میں علاقہ کے ریجنل سیکرٹری (یعنی وزیر اعلیٰ) کے علاوہ کئی چیفس بھی موجود تھے۔ جب امیر صاحب نے اس کامیاب تجربہ کا ذکر کیا تو علاقہ کے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ملک میں ہسپتالوں، سکولوں کے علاوہ اب جماعت نے گندم کی کاشت کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ حکومت کو اس جماعت کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ اخبارات اور ذرائع ابلاغ نے بھی اس کا ذکر کیا۔

علاوہ ازیں بیت المقدس پر یہود کی شرمناک جسارت پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس کا ذکر بھی گھانا کے اخبارات نے نمایاں طور پر کیا۔

گھانا میں ہمارے ہسپتالوں کی نیک شہرت کی وجہ سے عوام رجوع ہے۔ گھانا کے ایک چیف علاج کے لئے ہسپتال سویڈرو میں داخل ہوئے تو ان کی عیادت کے لئے گنی کے سفیر ہسپتال آئے۔ ڈاکٹر طارق اس وقت ہسپتال میں نہ تھے تو سفیر اپنے کارڈ کے پیچھے ڈاکٹر صاحب کے تشکر کے جذبات اور پھر ملنے کی خواہش کا اظہار کر کے کارڈ چھوڑ گئے۔

(وکالت تبشیر)

● ربوہ۔ ۲۰ شہادت / اپریل۔ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی زیر ہدایت مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ دیا جس میں آپ نے احباب جماعت کو اصلاح وارشاد کے فریضہ کی طرف توجہ دلائی۔

محترم مولانا صاحب نے سورۃ مائدہ کی آیت ۶۸ سے استنباط کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے رسول بنا کر تبلیغ کا فریضہ ادا کرنے پر مامور فرمایا۔ اور جس بات کی تبلیغ آپ کے سپرد ہوئی تھی۔ وہ بھی خدا تعالیٰ نے ضرورتِ حقہ کے مطابق نازل فرما دی تھی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے پیغام کو کما حقہ دنیا تک پہنچایا تو اس کا طبعی نتیجہ یہ سامنے آیا کہ دنیا نے آپ کی سخت مخالفت شروع کر دی۔ زبان بندی اور مارنے پیٹنے سے نوبت جان کے خطرے تک جا پہنچی۔ ان نتائج کو مدنظر

(باقی صفحہ پر)

لندن مشن میں

جلسہ یوم مسیح موعودؑ:

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ کے مقام پر بیعت کا آغاز ہوا تھا۔ اس لحاظ سے یہ دن جماعت احمدیہ کا یوم تاسیس ہے مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے مشنری انچارج و امیر انگلستان کی وساطت سے جلسہ یوم مسیح موعودؑ کے بارہ میں رپورٹ بھجوائی ہے کہ ۲۵ مارچ بروز اتوار محمود ہال لنڈن میں جلسہ منعقد ہوا۔ حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے خوشکن تھی۔ غیر از جماعت احباب بھی اس میں شامل ہوئے۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا جو جناب ڈاکٹر مجیب الحق صاحب نے کی۔ اس کے بعد ایوب ندیم صاحب نے نظم پیش کی۔ سب سے پہلی تقریر انگریز نوجوان دوست رفیق محمود صاحب کی تھی جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب اور مکرم مبارک احمد ساقی صاحب نے تقاریر کیں۔ بعد ازاں مکرم نصیر احمد صاحب بٹ نے نظم پیش کی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں نے

(باقی صفحہ پر)

مسجد نصر (سرنیام) کے افتتاح کے بارے میں ایک ملکی اخبار کا ایمان افروز تبصرہ

مسجد کی خوب صورت عمارت دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ اس پر اتنا کم خرچ کیسے آیا؟:

جیسا کہ پہلے خبر دی جا چکی ہے کہ سرنیام کی دوسری احمدیہ مسجد "نصر" کا افتتاح ۱۹ فروری ۱۹۸۴ء کو باقاعدہ عمل میں آیا۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۸۳ء کو اس مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو ماہ کے قلیل عرصہ میں پایہ تکمیل کو پہنچ گئی۔ مسجد کا افتتاح مکرم مولوی محمد صدیق صاحب انچارج مبلغ کی امامت میں نماز ظہر باجماعت ادا کر کے عمل میں آیا۔ تقریب میں ڈیڑھ صد سے زائد افراد نے شرکت کی۔ سرنیام کے واحد اخبار "DE WARE TIGO" نے مسجد کا فوٹو اور افتتاح کی تقریب کی خبر نمایاں طور پر اپنی ایک اشاعت میں دی۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"جماعت احمدیہ سرنیام نے اپنی مسجد ریکارڈ ٹائم میں مکمل کر لی۔"

۱۹ فروری ۱۹۸۴ء کو سرنیام کے علاقہ NIEUW ZORG WEG میں ایک مسجد کا افتتاح ہوا۔ جس کے دو مینار ہیں علاقہ پٹنا وانیکا میں پکی سڑک سے دو کلومیٹر اندر یہ مسجد ہے۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۸۳ء کو اس مسجد کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اور بہت جلد مکمل ہو گئی۔ اس کی وجہ احمدی مرد، عورتوں اور بچوں کی رات دن کی محنت ہے اس مسجد کی تعمیر میں ان کے وقار عمل کا بہت حصہ ہے۔ اس کا دوہرا فائدہ ہوا۔ ایک تو مسجد جلد مکمل ہو گئی اور دوسرے اس پر صرف پندرہ ہزار گلڈرز خرچ کئے گئے۔

مسجد کی خوبصورت عمارت کو دیکھ کر احساس ہوتا ہے کہ یہ مسجد زیادہ خرچ سے بنی ہے تعجب ہوتا ہے کہ اس پر کیسے اتنا کم خرچ ہوا کیونکہ عمارت زیادہ قیمتی دکھائی دیتی ہے"

اس کے بعد اخبار مذکور زیر عنوان "سرنیام کی جماعت احمدیہ کے بارہ میں کچھ" لکھتا ہے:۔

"سرنیام میں جماعت احمدیہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے اور تعجب ہے کہ اس نے یہ اپنی دوسری مسجد بنائی ہے۔ جامع مسجد الفرام سیخن و سیخ میں پہلے سے موجود ہے ایک چھوٹی سی جماعت کے پاس دو مسجدوں کا ہونا اور ان کے پاس باقاعدہ ایک مبلغ کا ہونا یقیناً حیران کن ہے..... (باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ

۲۲ شہادت ۱۳۶۳ ہش

اللہ تعالیٰ کی معیّت کا شرف

اور

اس کے حصول کا طریق

قرآن مجید پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی تمام تر سعادت اس میں ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو اس درجہ راضی کرے کہ اسے خدا تعالیٰ کی معیت حاصل ہو جائے کیونکہ جسے خدا تعالیٰ کی معیت حاصل ہو وہ ہر قسم کے خطرات سے کلی طور پر محفوظ ہو جاتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی معیت حاصل کرنے میں کیسے کامیاب ہو سکتا ہے؟ سو اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ:

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ○ (النحل آیت ۱۲۹)

ترجمہ:۔ اللہ یقیناً ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا ہوا ور جو نیکوکار ہوں۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی اور محسن ہوں وہ انہیں ہی اپنی معیت کے شرف سے نوازتا ہے۔ لغت کی رُو سے متقی اُس شخص کو کہتے ہیں جو اطاعتِ الٰہی کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے خدا تعالیٰ سے ایسا مضبوط تعلق قائم کرتا ہے کہ خدا اسے اپنی حفاظت میں لے لیتا اور اس کا محافظ بن جاتا ہے۔ اس کے بالمقابل محسن اُس متقی کو کہتے ہیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی حفاظت میں لانے کے بعد دوسروں کو بھی اُس کی حفاظت میں لانے میں کوشاں رہتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ تقویٰ میں کمال حاصل کرنا اور دوسروں کو بھی تقویٰ کی راہوں پر چلانا خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ایسے پسندیدہ کام ہیں کہ جو لوگ بھی انہیں انجام دینے میں پوری جدوجہد سے کام لیتے ہیں خدا ان سے خوش ہو کر انہیں اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے اور انہیں اپنی معیت سے اس طرح نوازتا ہے کہ وہ ہر ہر قدم میں ان کے ساتھ ہوتا ہے اور ان سے کبھی جدا نہیں ہوتا۔

ایسا تو نہیں ہوتا کہ متقیوں اور محسنوں کے لئے خطرات پیدا نہ ہوں۔ خطرات پیدا ہوتے ہیں اور ضرور ہوتے ہیں لیکن وہ خطرات انہیں گزند پہنچانے کا موجب نہیں بنتے اس لئے کہ وہ خدا کی پناہ اور حفاظت میں ہوتے ہیں اور کیوں نہ ہوں جبکہ وہ ہر لمحہ اور ہر آن اُن کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ ان سے جدا ہوتا ہی نہیں خطرات اس لئے نہیں پیدا ہوتے کہ انہیں دکھ پہنچے بلکہ اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ دنیا پر یہ امر آشکار ہو کہ ان کا قادر و عزیز خدا ان کے ساتھ ہے۔ اگر خطرات پیدا ہی نہ ہوں تو دنیا کو یہ کیسے معلوم ہو کہ انہیں خدا تعالیٰ کی معیت حاصل ہے۔ جب خطرات سر اٹھاتے ہیں حتیٰ کہ جانوں پر آ بنتی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ اُن کی ہستی ہی کا عدم ہوا چاہتی ہے تو خدا تعالیٰ انہیں ان خطرات سے سلامت نکال کر دنیا پر آشکار کر دکھاتا ہے کہ میں اپنے ان متقی اور محسن بندوں کے ساتھ ہوں کوئی نہیں جو ان کی ہستی کو کالعدم کر سکے۔

انسانوں کو خود تقویٰ کے معیار پر قائم ہو کر دوسروں کو بھی تقویٰ کی راہ پر چلانے کی توفیق مامورین الٰہی کی کامل پیروی اور اتباع کے نتیجہ میں ملتی ہے۔ یہ مامورین الٰہی ہی ہوتے ہیں جو اپنی خداداد قوتِ قدسی کے ذریعہ اپنے متبعین کو تقویٰ اور احسان کے اوصاف سے متصف کر کے انہیں صحیح معنوں میں متقی اور محسن بنانے کا کارنامہ سرانجام دیتے ہیں اور اس طرح انہیں اس قابل بناتے ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہو اور وہ اس کی حفاظت میں آ کر خطرات سے محفوظ و مامون ہو جائیں۔

احمدی ہونے کی حیثیت میں ہم پر اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے اپنی تقدیر خاص کے تحت ہمیں تقویٰ اور احسان کی راہوں پر چلانے کا انتظام کر کے اپنی معیت کے خصوصی شرف سے نوازا ہے۔ اور پھر وہ ہمیں مہیب خطرات میں سے بحفاظت گزار کر اور ترقی کی شاہراہ پر آگے ہی آگے لے جا کر اپنی معیت کا ثبوت دیتا چلا آ رہا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے اور وہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل خاص سے نوازتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں ہماری یہ خوش بختی یاد دلاتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"پس تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اترے گی اور روح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چپ رہو، ماریں کھاؤ اور صبر کرو اور حتی المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو تا آسمان پر تمہاری قبولیت لکھی جاوے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور دل ان کے خدا کے خوف سے پگھل جاتے ہیں انہیں کے ساتھ خدا ہوتا ہے اور وہ ان کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے۔ دنیا صادق کو نہیں دیکھتی پر خدا جو علیم و خبیر ہے وہ صادق کو دیکھ لیتا ہے۔ پس اپنے ہاتھ سے اس کو بچاتا ہے۔ کیا وہ شخص جو سچے دل سے تم سے پیار کرتا ہے اور سچ مچ تمہارے لئے مرنے کو بھی تیار ہوتا ہے اور تمہارے منشاء کے موافق تمہاری اطاعت کرتا ہے اور تمہارے لئے سب کچھ چھوڑتا ہے۔ کیا تم اس سے پیار نہیں کرتے اور کیا تم اس کو سب سے عزیز نہیں سمجھتے۔ پس جبکہ تم انسان ہو کر پیار کے بدلہ میں پیار کرتے ہو۔ پھر کیونکر خدا نہیں کرے گا۔ خدا خوب جانتا ہے کہ واقعی اس کا وفادار دوست کون ہے اور کون غدار اور دنیا کو مقدم رکھنے والا ہے۔ سو تم اگر ایسے وفادار ہو جاؤ گے تو تم میں اور تمہارے غیروں میں خدا کا ہاتھ ایک فرق قائم کر کے دکھلائیگا"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۶)

عالمگیر غلبۂ اسلام کے لیے عظیم روحانی پروگرام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی اور غلبۂ اسلام کے لئے ایک روحانی پروگرام تجویز فرمایا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

۱۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔

۲۔ ہر روز دو رکعت نفل، نماز ظہر یا عشاء کے بعد ادا کئے جائیں

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴۔ ہر روز ۳۳، ۳۳ بار درج ذیل دعاؤں کا ورد کیا جائے:۔

(i) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

(ii) سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

۵۔ کم از کم گیارہ بار روزانہ یہ دعائیں پڑھی جائیں:۔

(i) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ○

(ii) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی کثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اس منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبۂ تبلیغ

مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب - ربوہ

اللہ تعالےٰ نے اپنے برگزیدہ حبیب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا :-

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(المائدہ آیت ۶۸)

اے رسول تیرے رب کی طرف سے جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دے اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اپنی رسالت کا حق ادا نہیں کیا۔ اور اللہ آپ کو لوگوں سے بچائے گا۔ یقیناً اللہ تعالےٰ کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں عطا کرتا۔

اس آیت میں کتنا زور اور تاکید ہے۔ اور تبلیغ کے رد عمل اور خدا کی تائید اور حفاظت کا بھی ذکر ہے کہ خدا کے پیغمبر جب اس کا پیغام پہنچاتے ہیں تو ابنائے دنیا ان کے درپے آزار ہی ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب پہلی وحی نازل ہوئی اور ام المومنین حضرت خدیجہؓ اپنے چچازاد ورقہ بن نوفل کو بلا کر لائیں تو انہوں نے کہا بہن! ان پر تو اسی طرح وحی نازل ہوئی ہے جس طرح موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔ اور پھر کہا اے کاش میں اس دن جوان ہوتا جب آپ کی قوم اے محمدؐ آپؐ کو مکہ سے نکال دے گی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب سے فرمایا کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا ہاں جو پیغام آپ لے کر آئے ہیں جو بھی اس پیغام کو لایا اسے اذیت ہی دی گئی۔ لوگ اس کے دشمن ہی بنے۔

اس لئے فرمایا اللہ آپ کی حفاظت کرے گا۔ یہ تو اس فریضہ کی بجا آوری کی وجہ سے آپ کی جان کے لاگو ہوں گے لیکن خدا آپکو ان کے منصوبوں سے محفوظ رکھے گا۔ آپ ہر کس و ناکس تک خدا کا یہ پیغام پہنچائیں۔ جن کی فطرت سعید ہے وہ اس پیغام کو دل و جان سے قبول کریں گے لیکن جس کی قسمت میں ہدایت نہیں۔ اس نے انکار پر کمر باندھ رکھی ہے اسے اللہ ہدایت نصیب نہیں کرے گا۔

ام المومنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں جو یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ چھپا لیا جو خدا نے نازل کیا۔ وہ جھوٹا ہے کہ خدائی ارشاد تھا

بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ عَلَيْكَ

کہ جو تیری طرف نازل کیا گیا اسے لوگوں تک پہنچا دیجئے۔ (بخاری کتاب التفسیر)

اور ایک لاکھ سے متجاوز صحابہ نے ۹ ذی الحج کو عرفات کے میدان میں یہ گواہی دی کہ خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے پیغام کو پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ واقعہ یوں ہے کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر نمرہ مقام پر جہاں اب مسجد بنا دی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔ جس میں آپؐ نے فرمایا

لوگو! شاید آج کے بعد اس مقام پر تم مجھے نہ سن سکو۔ دیکھو کسی عربی کو عجمی پر اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں۔ فضیلت کا باعث صرف تقویٰ ہے۔

اور بہت کچھ آپ نے نصائح فرمائیں پھر فرمایا

لوگو! قیامت کے دن خدا تم سے پوچھے گا۔ کیا میں نے خدا کا پیغام تمہیں پہنچا دیا؟

تین بار آپؐ نے یہ فرمایا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جواب دیا ہاں آپؐ نے خدا کا پیغام پہنچا دیا۔ تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور کہا

اے اللہ گواہ رہنا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا۔

خدا کے پیغام بر اس کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ اور بلا خوف لومۃ لائم پہنچاتے ہیں۔ خدائی تائید اور وعدے ان کے شامل حال ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ کسی دنیوی طاقت سے مرعوب نہیں ہوتے کسی کی ہیبت انہیں اس فرض سے روک نہیں سکتی کہ ان کا تعلق صاحب جلال و عظمت خدا سے ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں جب توحید کی ندا بلند کی تو بتوں کے پجاری لات و عزیٰ کے پرستار مشتعل ہو گئے سعید روحیں آپکے گرد جمع ہونا شروع ہوئیں۔ کفار ان کو بھی ظلم کا تختۂ مشق بناتے۔ وہ ہر چھوٹے بڑے پر ظلم کا حربہ آزماتے۔ اگر بلال پر سختیاں کرتے تو سیدنا ابوبکر کے بھی سر اور داڑھی کے بال بدبختوں نے نوچے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گلا آپؐ کی چادر سے گھونٹا۔ سر مبارک پر خاک ڈالی۔ سجدہ کی حالت میں تھے تو ظالموں نے اونٹنی کی گندی اور بھاری بچہ دانی آپ کی پشت پر رکھ دی۔ طعن و تشنیع کرتے۔ آوازے کستے۔ مسلمان ہونے والوں کو گلیوں میں گھسیٹتے۔ ان کا جرم صرف یہ تھا کہ وہ کہتے تھے خدا ایک ہے۔ لیکن یہ سختیاں انہیں توحید کے جیکارے بلند کرنے سے نہ روک سکیں۔ بلال کی پشت پر جب کوڑے برستے تو کوڑے کی تڑاخ کی آواز کے ساتھ ہی بلال کی زبان اَحَدٌ اَحَدٌ۔ اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے کا نعرہ بلند کرتی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مددگاروں اور رشتہ داروں کے پاس وہ وفود کی صورت میں گئے۔ ترغیب و ترہیب دونوں حربے انہوں نے اختیار کئے۔ لیکن تبلیغ جاری رہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا پیغام پہنچاتے ہی رہے۔

ایک روز حضرت عروۃ بن زبیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا۔ آپ نے قریش کی سب سے بڑی مخالفت کیا دیکھی؟! عبداللہ بن عمرو نے جواب دیا۔ کفار قریش ایک روز مقام حجر پر اکٹھے ہوئے اور مشورے کرنے لگے۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہمارے لوگوں کو ورغلا رہے ہیں۔ ہمارے بتوں کو برا بھلا کہتے ہیں۔ ہم نے بڑا صبر کیا۔ اس کا کچھ تدارک ہونا چاہیئے۔ وہ یہ باتیں کر رہے تھے کہ ادھر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ نے خانہ کعبہ کا طواف شروع کیا۔ کفار قریش ہاتھ ہلا ہلا کر زبان طعن دراز کر رہے تھے۔ حضور طواف کعبہ سے فارغ ہوئے۔ تو ان کے پاس آئے۔ انہیں خدا کی توحید اسکی عظمت و کبریائی اور بتوں کی بے بسی کا وعظ کیا۔ وہ ہمہ تن گوش ہو گئے۔

اگلے روز پھر وہ اکٹھے ہوئے اور ان میں سے ایک باقی سب سے مخاطب ہو کر بولا۔ عجیب بات ہے تم لوگ ان کی عدم موجودگی میں انکے خلاف باتیں کرتے ہو۔ جب وہ سامنے آتے ہیں تو تم چپ ہو جاتے ہو۔ وہ یہ باتیں کر رہے تھے کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ ایک شخص ان میں سے آگے بڑھا اور کہا

انت الذی تقول کذا و کذا

تو ہے جو یہ باتیں کہتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں میں ہی ہوں جو یہ کہتا ہوں۔ اس پر اس بدبخت نے آپ کی چادر سے آپ کے گلے کو گھونٹنا شروع کیا۔ حضرت ابوبکر نے یہ ماجرا دیکھا تو ان کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان آ گئے اور کہا

اتقتلون رجلاً ان یقول ربی اللہ

کہ تم اس لئے اس شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو کہ یہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ اس پر ان بدبختوں نے آنحضورؐ کو چھوڑا۔

ایک روز قریش کا ایک احمق اٹھا کر بیوقوف ہی ایسی حرکتیں کیا کرتے ہیں۔ اس نے حضور کے سر مبارک پر خاک ڈالی۔ حضور گھر تشریف لائے آپکی ایک صاحبزادی آپ کا سر دھوتی تھی اور روتی جاتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹی نہ رو۔ خدا تیرے باپ کی ان سے حفاظت کرے گا۔ لیکن یہ تکالیف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فریضۂ تبلیغ سے روک نہ سکیں۔ مورخ ابن ہشام لکھتا ہے :-

مضیٰ رسول اللہ علی ما ھو علیہ لیظھر دین اللہ

خدا کا پیغام بر اپنے اسی راستہ پر گامزن رہا۔ تاکہ خدا کا دین غالب ہو۔ جب کفار نے حضورؐ کی یہ عزیمت دیکھی تو وہ ایک دن اکٹھے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کے ہاں پہنچے۔ چچا نے اپنے بھتیجے کو بھی بلا لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد کو یہاں بھی تبلیغ شروع کر دی آپ نے فرمایا :-

"ایک بات تمہیں کہتا ہوں اسے مان لو گے تو عرب و عجم کے مالک ہو گے۔ خدا کی توحید کا اقرار کر لو۔"

اس پر وہ اور بھی جز بز ہوئے اور حضرت ابوطالب کو کہا آپ درمیان سے ہٹ جائیں ہم ان سے خود ہی نپٹ لیں گے۔

چچا نے ان کے یہ تیور دیکھے تو کہا

فابق علیّ وعلیٰ نفسک

بھتیجے! مجھ پر اور اپنے آپ پر رحم کرو۔

تب کفار قریش نے ترپ کا دوسرا پتہ پھینکا اور کہا۔ محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ کو بادشاہ بننے کی خواہش ہے یعنی لیڈر بننا چاہتے ہو تو ہم عرب کا تاج آپ کو پہنانے کے لئے تیار ہیں۔ اگر دولت کے خواہاں ہو تو سیم و زر کے ڈھیر تمہارے قدموں میں لگانے کو تیار ہیں۔ اگر حسین عورت کے طالب ہو تو عرب کی حسین ترین عورت تجھے دینے پر آمادہ ہیں تم ہمارے بتوں کی برائی کرنا چھوڑ دو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے پیغام پر اس مبلغ اعظم نے جواب دیا :-

لو وضعو الشمس فی یمینی والقمر فی یساری علی ان اترک ھذا الامر حتی یظھرہ اللہ او اھلک فیہ ما ترکتہ

اگر یہ میرے داہنے ہاتھ پر سورج اور بائیں پر چاند لا کر رکھ دیں اور کہیں کہ میں خدا کے پیغام کو نہ پہنچاؤں تو یہ نہیں ہو سکتا۔ میں خدا کا پیغام پہنچاؤں گا خواہ مجھے یہ جان سے مار دیں۔

چچا نے یہ عزم دیکھا تو کہا :-

میرے بھتیجے جا! جو تو ٹھیک سمجھتا ہے کہہ۔ خدا کی قسم میں تجھے کبھی ان کے سپرد نہیں کروں گا۔

جب مکہ والوں نے خدا کی آواز پر کما حقہٗ کان نہ دھرے تو مکہ سے جانب جنوب مشرق چالیس میل کا فاصلہ طے کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم طائف کی بستی پہنچے۔ یہاں کی زمین بہت زرخیز تھی۔ لوگ خوشحال تھے۔ دس دن یہاں رک کر حضورؐ نے ایک ایک گھر تک خدا کا پیغام پہنچایا اور آخر میں وہاں کے سردار "عبد یا میل" نامی کو اسلام کی دعوت دی۔ اس ظالم سردار نے استہزاء کا طریق اختیار کیا اور بستی کے اوباشوں کو پیچھے لگا دیا۔ اور کہا اس بستی سے نکل جا! ظالموں نے جھولیوں میں پتھر بھر لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر برسانے شروع کئے تین میل تک انہوں نے آپ کا تعاقب کیا۔ پتھر لگنے سے میرے آقا لہو لہان ہو گئے۔ کچھ دور مکہ کے سردار عتبہ کا باغ تھا وہاں پہنچ کر خون دھویا اور درخت سے ٹیک لگا کر خدا سے یوں التجا کی۔

"اے اللہ میں اپنی کمزوری۔ وسائل کی قلت، اور لوگوں کے مقابل اپنی بے بسی کی تیرے حضور شکایت کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے کمزوروں کا تو ہی مولا ہے۔ میرا تو ہی کارساز ہے تو مجھے کس کے سپرد کرے گا۔ پروردگار! کیا تو نے میرا معاملہ دشمن کے سپرد کر دیا ہے۔

اگر تو مجھ پر ناراض نہیں تو مجھے ان تکالیف کی پرواہ نہیں۔ کہ تیرا دامن عافیت میرے لئے وسیع ہے۔ مجھے قسم ہے تیرے روشن چہرہ کی جس سے ظلمات دور ہوئیں اور دین و دنیا درست ہو گئی تو مجھ سے ناراض نہ ہو۔ مجھے تیری رضا درکار ہے۔ اور تیرے لئے کسی کو کوئی قوت و طاقت نہیں۔

ان ظالموں کی سختی اور ظلم کا تصور کیجئے۔ اور اس برگزیدہ رسول محبوب خدا کی عظمت کا اندازہ کیجئے وہ جو تخلیق کائنات کی علت غائی ہے اس کے پاس پہاڑوں کا فرشتہ ایسی حالت میں حاضر ہوتا ہے کہ کہتا ہے اے رسول! اگر آپ اجازت دیں تو طائف کے مکین جو پہاڑوں کے درمیان بستے ہیں پہاڑ ٹکرا کر پیس کر رکھ دوں۔

حضورؐ نے فرمایا۔

نہیں۔ اور پھر دعا فرمائی

اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے۔ یہ جانتے نہیں ایک دن آئے گا یہ لوگ مجھے قبول کریں گے۔

بخاری کتاب التفسیر میں ہے کہ ابتداء دعویٰ نبوت میں جب یہ آیت اتری۔

وانذر عشیرتک الاقربین

اے رسول اپنے قبیلہ اور قریبی رشتہ داروں کو انتباہ کیجئے۔ انہیں خدا کا پیغام پہنچائیے۔ تو آپؐ صفا پہاڑی پر چڑھ گئے اور ایک ایک قبیلہ کو آواز دی اے بنو فلاں! اے فلاں لوگ اکٹھے ہو گئے آپؐ نے فرمایا اگر میں تمہیں یہ کہوں کہ اس پہاڑی کے پیچھے ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات کی تصدیق کرو گے۔ سب نے بیک زبان ہو کر کیونکہ ہم نے آپ کو سچ بولتے ہی دیکھا ہے۔ تب آپ نے فرمایا

میں خدا کا پیغامبر ہوں اور تمہیں اس کا پیغام پہنچاتا ہوں اگر اس پر کان نہ دھرو گے تو تباہ و برباد ہو گے۔

اس پر ابو لہب نے کہا۔ تیرا برا ہو۔ تو ہلاک ہو کیا تو نے اس لئے ہمیں جمع کیا تھا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی :

تبت یدا ابی لھب وتب

آپ کی ہلاکت کا خواہاں ابو لہب خود ہلاک و برباد ہو گا۔ اس کی بیوی کا رسہ سے گلا گھونٹا جائے گا۔

چنانچہ خدا کی یہ بات پوری ہوئی وہ دونوں ہی برباد ہوئے اور ان کے بچے کو بھی شیر نے پھاڑ کھایا۔

خدا کے پیغام بر صرف پیغام ہی نہیں پہنچاتے وہ اس پیغام کی کامیابی کے لئے ہر سعی فرماتے ہیں۔ وہ اپنے پروردگار سے ان کی ہدایت کے لئے راتوں کو جاگ جاگ کر دیدۂ تر سے ان کی ہدایت کے لئے دعا بھی کرتے ہیں۔

حضرت عمرؓ آپؐ کی دعا کے ہی نتیجہ میں مسلمان ہوئے۔ ایک رات پہلے آپؐ نے خدا سے یہ دعا کی تھی۔ اے پروردگار یا ابو جہل کو اسلام سے مشرف فرما یا عمر بن خطاب کو۔

اور پھر تاریخ گواہ ہے عمرؓ کس ارادے سے گھر سے نکلے اور کیا بن کر لوٹے اور ان کے ذریعہ پھر اسلام اور مسلمانوں کو کیا تقویت پہنچی۔ انکے اسلام لانے کے بعد پہلے روز حرم میں مسلمانوں نے کھلے بندوں نماز ادا کی۔

ابو ہریرہؓ کی والدہ آپ کی دعا سے مسلمان ہوئیں۔ وہ ابو ہریرہؓ کی تبلیغ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے لگ جاتی۔ ایک روز انہوں نے اس ضمن میں ابو ہریرہ کی کچھ زیادہ ہی دلآزاری کی۔ ابو ہریرہؓ حضورؐ کی خدمت میں شکایت لیکر آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے پروردگار ابو ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت نصیب فرما۔

اللھم اھد ام ابی ھریرہ

ابو ہریرہؓ گھر آئے تو کواڑ بند تھے۔ اندر سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی۔ ماں نے دروازہ کھولا تو کہا

اشھد ان لا الہ الا اللہ
واشھد ان محمد رسول اللہ

ابو ہریرہؓ کا قبیلہ دوس آپ کی دعا سے ہی مسلمان ہوا۔ طفیل دوسی ان کے لئے بد دعا کروانے آیا تھا کہ حضور یہ اسلام قبول نہیں کرتے۔ حضور نے دعا کی یا اللہ دوس قبیلہ کو ہدایت دے اور انہیں لے آ اسلام کی آغوش میں اور اگلے سال دوس کے ستر آدمی طفیل کیساتھ اسلام لانے کے لئے مدینہ آئے۔

مامورین کی سب سے بڑی کوشش دعا ہی ہوتی ہے۔ جب وہ دنیوی تدابیر اختیار کر چکتے ہیں تو پھر وہ دعا پر کمر باندھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی لئے بیت الدعا بنوایا تھا اور آپ نے ٹھیک ہی تو فرمایا تھا:

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے ..... کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔"

(برکات الدعا صفحہ ۱۱)

آپ نے بادشاہوں کو بھی خدا کا پیغام پہنچایا۔ گداؤں کو بھی۔ غریبوں کو بھی۔ دولت مندوں کو بھی۔ غلاموں کو بھی آقاؤں کو بھی۔ مردوں کو بھی عورتوں کو بھی۔ بچوں کو بھی بوڑھوں کو بھی۔

اسامہ بن زید کی روایت ہے ایک روز حضور سواری پر سوار ہو کر سعد رئیس انصار کی طرف جا رہے تھے راستہ میں ایک مجلس جمی تھی آپؐ وہیں رک گئے۔ ان میں مشرک بھی تھے یہود بھی آپؐ نے ان کو خدائے واحد کی طرف بلایا۔ اس کا قرآن سنایا۔ بعض نے آپؐ کی اس تبلیغ پر ناک بھوں چڑھائے۔ بعض نے کہا ہمیں ایسی باتیں نہ سنایا کر یہ درست بھی ہیں تو ہم نہیں مانتے۔

آنحضورؐ نے تبلیغ اسلام کے لئے بادشاہوں کو خط لکھے، ایلچیوں کے ذریعہ بھجوائے۔ جس نے شوخی دکھائی وہ خدا کے غضب کا شکار ہوا۔ جس نے قبول کیا یا ہمدردی کا رویہ اختیار کیا خدا نے اس سے رحم کا سلوک فرمایا۔

آپؐ کے جذبۂ تبلیغ کا اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ان الفاظ میں ذکر فرماتا ہے :-

لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین۔

(شعراء : ۴)

کہ ان کے ہدایت نہ پانے کی وجہ سے شائد آپ اپنی مساعی میں جان کھو بیٹھیں۔

عزیزو! اب تکمیل دین ہو چکی اب تکمیل اشاعت دین کا دور ہے۔ اور یہ اشاعت، اسلام کا غلبہ خدا کی تقدیر ہے۔ جو خدا کی تائید، نیک نمونہ، دعاؤں، حسن اخلاق، خدمت خلق اور ہمدردی بنی نوع انسان اور محبت سے کی جائے گی۔ اسلام کی ترقی کے لئے وہی طریق اختیار کرنا ہو گا جو صحابہؓ اور ہمارے آقاؐ نے اختیار فرمایا۔

اپنے پیارے امام کے یہ الفاظ ہمیشہ سامنے رکھو جو آپ نے شہید امریکہ ڈاکٹر مظفر شہید کی شہادت پر فرمائے۔

"تبلیغ اسلام کی جو جوت میرے مولا نے میرے دل میں جگائی ہے۔ اور آج ہزارہا احمدی سینوں میں یہ لو جل رہی ہے۔ اس کو بجھنے نہیں دینا۔ اس کو بجھنے نہیں دینا۔ تمہیں خدائے واحد و یگانہ کی قسم اس کو بجھنے نہیں دینا اس مقدس امانت کی حفاظت کرو۔

میں خدائے ذوالجلال والاکرام کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم اس شمع نور کے امین بنے رہو گے تو خدا اسے کبھی بجھنے نہیں دے گا۔ یہ لو بلند تر ہو گی اور پھیلے گی اور تمام تاریکیوں کو اجالوں میں بدل دے گی۔"

پروردگار! ہم تیرے کمزور بندے تجھ سے بھیک مانگتے ہیں کہ اسلام کی جو جوت ہمارے آقا کے دل میں تو نے اپنے فضلوں سے جگائی۔ ہمارے سینوں میں بھی وہ آگ روشن کر دے۔ تبلیغ کے لئے جو درد اور تڑپ آپ کے مقدس دل میں ہے۔ اس میں سے ہمیں بھی حصہ عطا فرما! تا تیرے دین متین کی کما حقہٗ اشاعت کر سکیں۔ آمین یا رب العلمین۔

اطفال متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا :-

"اطفال الاحمدیہ کی سب سے بڑی غرض یہ کہ وہ احمدی اخلاق سیکھیں۔ نیکی کے کام بجا لائیں اور پابندی نماز کی عادت ڈالیں۔"

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"60 سال پہلے"

(دوسری قسط)

"الفضل" ۱۸ مارچ ۱۹۲۴ء کی

ایک حیرت انگیز تحریر

ایک شخص جو ہندوستان کی انگریزی حکومت کا سفیر بن کر دنیا کی سیاحت کرتا رہا۔ جہاں بھی گیا وہاں لوگوں نے اس سے احمدیت کے بارہ میں دریافت کیا

خلیج فارس کا سفر:

۱۹۰۶ء کے اخیر اور ۱۹۰۵ء میں میرا سفر خلیج فارس۔ عراق۔ مسقط۔ عمان اور کچھ عرصہ نجد کی طرف رہا۔ پہلے جہاز سے ہم بوشہر اترے اس کے بعد کویت گئے۔ اس جگہ مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے جس کو خارجی کہتے ہیں۔ یہ فرقہ نجد کیطرف رہتا ہے۔ میرا خیال ہے۔ وہی دیانی ہیں جو کم و بیش ہندوستان میں پائے جاتے ہیں۔ کویت سے ہم بحرین میں آئے۔ اور بحرین سے مسقط۔ مسقط میں سلطان مسقط نے مجھے اجازت دی کہ میں اندرون ملک عمان کی سیر کروں۔ مسقط سے مجھے شہر منتھرا میں بھیجا اور ایک خط سلطان مسقط نے دیا۔ اور کہا کہ وہاں میرا بھائی ہے۔ وہ وہاں کا والی ہے۔ وہ تمہارا بندوبست کر دے گا۔ اس سے ملنا۔ ایک فراش جس کا نام عزیز تھا۔ مجھے کونسل خانہ کی طرف سے بطور ترجمانی ملا۔ منتھرا میں پہونچ کر عزیز مجھے ایک مکان میں لے گیا۔ اس میں بہت سے عرب بیٹھے ہوئے تھے۔ جب ہم مکان میں داخل ہوئے تو سب کے سب تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ ان میں سب قسم کے لوگ تھے۔ شائستہ و نیم شائستہ بدو وغیرہ۔ بہت دیر تک ان کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی اور میرا خیال تھا کہ والی بہت شان و شوکت کے ساتھ آئے گا۔ شاید اس کا بنگلہ اور ہوگا عزیز سے میں نے فارسی میں دریافت کیا کہ والی کب آئے گا؟ اس وقت میرے اور عزیز کے درمیان جو نورانی شکل کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے عزیز کو مخاطب کیا اور جلدی جلدی ان میں سوال و جواب ہوتے رہے۔ اخیر میں اس نے عزیز سے کہا کہ شیر جنگ سے کہو کہ والی میں ہی ہوں۔ عزیز نے مجھ سے کہا اور اس کے بعد یہ والی آبدیدہ ہوا اور اس نے ایک تقریر شروع کی۔ جس کے معنی تو میں نہیں جانتا تھا لیکن اس کی آواز دل پر اثر کرتی گئی۔ اخیر میں عزیز نے کہا کہ مجھے تمام تقریر وہ فارسی میں سنا دے۔ اس نے مجھ سے بیان کیا اور اس کی باتوں کا مجھ پر اس قدر اثر ہوا کہ اب تک جب مجھے خیال آجاتا ہے تو میرا جسم کانپ اٹھتا ہے۔ اس نے اس میں بتایا کہ اگر میں والی بن گیا ہوں تو مجھے خدا سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔ فرعون بے سامان کی طرح نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اسی لئے میں اس سادگی حالت میں رہتا ہوں۔ پھر اس نے میری روانگی کا انتظام کیا۔ اور میں اندرون عمان کی طرف روانہ ہوا۔ پہلے درابی قوم میں سے گزرا۔ پھر ہمارا قافلہ وادی رسمائیل میں پہنچا۔ ایک جگہ بہت جذامی لوگ دیکھے۔ عمان میں یہ وادی مشہور ہے اس کے مرکبات دور دور تک جاتے ہیں اور خشک نہیں ہوتے۔ یہاں کے انار بھی مشہور ہیں۔ یہاں کے لوگ لاغر ہیں۔ اور ہمارا قافلہ لوٹنا چاہتے تھے۔ اس لئے میں نے واپس مسقط کا ارادہ کیا۔ اور قوم درابی میں پہنچا۔ اس دن راستے میں ہم پر گولیاں بھی چلائی گئیں۔ لیکن خدا کے فضل سے نقصان نہ ہوا۔ جنہوں نے گولیاں چلائی تھیں۔ میں خود ان کے گاؤں میں گیا ان کو ملامت کی اور والی سے ڈرایا پھر یہ لوگ شام کو مجھے ملنے آئے اور دستور کے مطابق اپنی خنجروں کو میرے سامنے رکھ دیا یعنی وہ صلح چاہتے تھے۔ میں نے خنجروں کو ہاتھ لگا دیا اور اس طرح صلح ہو گئی۔ یہاں میں کئی دن رہا اور یہ لوگ بازی گری۔ تماشہ اور چاند ماری کرتے تھے۔

ایک عرب سے حضرت مرزا صاحب کا تذکرہ

ایک دن ایک نورانی شکل کا شخص میرے پاس بیٹھ گیا۔ اور ترجمان کے ذریعہ مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا کہ افغانستان کا رہنے والا ہوں۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا رسالہ بھی تھا۔ اس نے کہا کہ تم نے مرزا احمد کو دیکھا ہے۔ اور وہ تم سے کتنا دور رہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں نے نہیں دیکھا۔ وہ تو مجھ سے بہت دور رہتے ہیں۔ پھر اس نے کہا کہ میں عربی کا عالم ہوں لیکن جیسی کلام اس رسالہ میں مرزا احمد نے لکھی ہے۔ وہ کسی انسان کی طاقت میں نہیں کہ لکھے۔ بلکہ خدا کی طرف سے خاص مدد اور نصرت سے لکھی گئی ہے۔ میں نے عرب کے بڑے بڑے عالموں کا کلام پڑھا ہے لیکن ایسا کلام اور ایسی تاثیر نہیں دیکھی۔ افسوس ہے۔ میرے پاس تو نہ اتنی دولت ہے اور نہ ہندی زبان سے آشنا ہوں۔ اور میری ضعیف والدہ بھی مجھے جانے کی اجازت نہ دے گی ورنہ میں ضرور مرزا احمد (فداہ امی و ابی) کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو ارادہ ہے کہ ان کی زیارت کروں۔ پھر تمام لوگوں نے اس سے مرزا احمد کی بابت گفتگو شروع کر دی اور بہت دیر تک وہ عربی میں گفتگو کرتے رہے۔ جس کو میں سمجھ نہیں سکتا تھا۔

یہ علاقے بہت خوفناک ہیں لیکن اگر احمدی جماعت کے عربی رسالے وہاں تقسیم ہوں تو بہت بہتر ہوگا۔ افسوس ہے کہ عرب میں عربی کے عالم کم ہیں۔

ایران میں احمدیت کا ذکر:

۱۹۰۶ء و ۱۹۰۷ء میں میں پھر ایران گیا۔ بندر عباس۔ سیستان۔ کرمان۔ شہر بابک شیراز۔ بوشہر کا سفر کیا۔ اس سفر میں شیراز کے لوگوں نے بہت احمدی جماعت کی نسبت دریافت کیا۔ مگر افسوس ہے کہ میں اس جماعت سے واقف نہیں تھا اس لئے پورا پورا جواب نہ دے سکا۔

شملہ کے احمدیوں سے ملاقات:

۱۹۰۷ء کے اخیر میں مجھے شملہ جانے کا حکم ملا۔ میں نے وہاں کے جنگی دفتر میں جانا تھا اور ریل پر سے اتر کر میں نے اسباب کمپنی کی سرائے میں رکھا اور خود دفتر میں گیا۔ چپڑاسیوں سے دریافت کیا کہ یہاں صرف گورے ہی ہیں یا دیسی بھی۔ ایک نے کہا کہ یہاں ایک مولوی خدا بخش ہیں۔ میں ان سے ملا۔ بہت محبت سے پیش آئے۔ اور خود بخود ہی کہنے لگے۔ شیر جنگ تم اچھے ہو۔ حالانکہ میں نے ابھی اپنا نام نہیں بتلایا تھا۔ مجھے حیرانی ہوئی۔ یہ خزانچی تھے۔ میں نے پوچھا۔ آپ نے کس طرح پہچان لیا۔ کہنے لگے۔ بعد میں بتلاؤں گا میرا خیال تھا کہ دفتر سے دریافت کر لیا ہوگا۔ نہیں بعد میں معلوم ہوا کہ میرے آنے کی خبر صرف کمپنی کو تھی۔ اور اس شخص کو اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ میری شکل دکھائی تھی۔ اور اس نے میرے آنے سے قبل ہی اپنے چند دوستوں کو میرا حلیہ بتلا دیا تھا۔ پھر وہ مجھے اپنی جگہ لے گئے۔ اس جگہ شام کو دس بارہ آدمی آئے۔ سب نے کھانا کھایا۔ اور نماز ادا کی۔ پھر انہوں نے مجھے کہا کہ جب تک آپ کا انتظام نہ ہو سکے ہمارے ساتھ ہی رہیں۔ سب سے مجھے محبت ہو گئی۔ سب نماز پڑھتے۔ صبح کو تلاوت قرآن کریم کرتے۔ بعض امیر اور بعض غریب تھے لیکن سب میں مساوات اسلامی پائی جاتی تھی۔ مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ لوگ احمدی ہیں۔ ایک دن بالائی بازار میں مجھے چند مسلمان ملے۔ اور چاء وغیرہ سے تواضع کی اور مجھے کہنے لگے کہ جن کے پاس تم رہتے ہو اور کھاتے پیتے ہو۔ وہ تو مرزائی بے ایمان ہیں (نعوذ باللہ) ان کے پاس سے چلے آیئے۔

میں نے پوچھا کہ کیا وہ مسلمان نہیں؟

کہنے لگے کہ نہیں۔

میں نے کہا۔ اگر یہ لوگ کافر ہیں تو میں ایسے کافروں کو ہی پسند کروں گا۔ اور تم سے اچھا سمجھوں گا۔

اور اس دن سے میری محبت زیادہ بڑھ گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افغانستان میں احمدیت:

۱۹۰۹ء اور ۱۹۱۰ء میں وادیٔ کورم افغانستان میں میرا سفر ہوا اور ایک روز میں پیوار کوتل جو شلاف زان سے اوپر پہاڑوں میں ہے۔ اس کے جنوب کی جانب افغانستان کی سرحد کے پاس قوم منگل کے ایک گاؤں کے قریب خیمہ زن ہوا۔ رات کو ایک منگل وحشی میرے پاس آیا۔ اور مجھ سے دریافت کیا کہ تم احمدی ہو یا نہیں۔ میں نے خیال کیا۔ کہیں یہ احمدی سمجھ کر مار نہ دے۔ اس لئے میں نے کہا کہ نہیں۔ تو اس نے کہا ڈرو نہیں۔ یکی اور میرے گاؤں کے اکثر لوگ احمدی ہیں۔ لیکن ہم سے بھی کئی لوگ نماز تک نہیں جانتے۔ اور اگر کوئی اذان کہے تو ہم ڈرتے ہیں کہ ہماری بکریوں میں بیماری نہ پیدا ہو جاوے۔ میں نے اس سے دریافت کیا۔ کہ تم کیسے احمدی ہوئے اس نے ایک سید کا نام لیا۔ جس کو سنگسار کیا گیا تھا۔ اور اس نے کہا کہ انھوں نے تبلیغ کی تھی اس لئے ہم احمدی ہو گئے تھے۔ نامعلوم انھوں نے سید کا نام کیا بتلایا تھا۔ شاید لطیف یا ایسا ہی کچھ اور نام تھا۔ ۱۹۱۱ء و ۱۹۱۲ء میں ہم ابوا کی لڑائی میں شریک ہوئے۔ یہ قوم سبھی جنگلی اور وحشی ہے۔

ایران کا تیسرا سفر:

۱۹۱۳ء، ۱۹۱۴ء، ۱۹۱۵ء میں پہلے ہم ایران گئے۔ شہر طاہرہ پہنچے اس کے بعد پشنگوہ۔ اس کے بعد سنندلس۔ اس کے بعد خانقین۔ کلف جاہ۔ پنجوین۔ وزنہ لائیجان۔ ارومیہ۔ اس کے بعد کوہ قاف جنوبی دردل کو عبور کر کے اغری داغ مشہور پہاڑ تک پہنچے۔ اس اثناء میں مجھے شہر بایزید جانے کا موقعہ ملا۔ اس دوران میں جب کبھی کسی قسم کی دینی گفتگو عربوں۔ ایرانیوں یا ترکوں سے ہوتی تو احمدی جماعت کا اکثر ذکر آتا رہا اور لوگ مجھ سے دریافت کرتے رہے۔ لیکن اس وقت تک بھی میں احمدی جماعت کے اصولوں سے اچھی طرح واقف نہ تھا۔ اس لئے ان لوگوں کو مفصل حالات احمدی جماعت کے نہیں بتلا سکا۔ بایزید شہر میں جب میں پہنچا تو میرے ترک آفیسر سب فوجی کاروبار میں مصروف تھے۔ اس لئے ایرانی کونسل میں مقیم ہوا۔ ترک دن رات لڑائی کا سامان تقسیم کرنے میں مشغول تھے۔ اور جنگ میں شامل ہونے والے تھے۔ کونسل کی جگہ پر پہلے مجھے شہر کا قائم مقام آ کر ملا۔ یہ شخص فارسی بول سکتا تھا۔ مجھ سے لڑائی کی بابت گفتگو کرتا رہا اور پھر اس نے ہندوستان کے مسلمانوں کی حالت دریافت کی۔ کہ ہندوستانی ترکوں کی طرف ہوں گے یا انگریزوں کی طرف۔ میں نے کہا۔ کہ ہندوستان سے ایسی امید نہ رکھو کہ وہ انگریزوں کے خلاف ہو کر لڑیں گے۔

اس کے بعد قاضی شہر سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اس سے کہا کہ قاضی صاحب آپ سنی حنفی ہیں۔ پھر آپ لبوں کے بال کیوں نہیں کترواتے۔ وہ ہنسا اور کہنے لگا۔ کہ واقعی اہل افغانستان اسلام کے پابند معلوم ہوتے ہیں۔ پھر مذہبی گفتگو شروع ہوئی۔ اور ہندوستان کی مذہبی حالت اس نے دریافت کی۔ اس کے بعد اس نے حضرت مرزا احمد رحمۃ اللہ علیہ کے دعوے کی نسبت دریافت کیا۔ میں نے لاعلمی ظاہر کی۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ اس کے پیرو شریعت کے پابند ہیں یا نہیں۔ اور نماز کیسی ہے؟ میں نے کہا کہ وہ شریعت کے پابند ہیں۔ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں۔ صرف ہاتھ ناف پر نہیں باندھتے۔

پھر اس نے مجھ سے حضرت مرزا صاحب کی کتاب مانگی۔ لیکن میں نہیں دے سکتا تھا۔ آخر اس نے کہا کہ جب دوبارہ آؤ تو میرے لئے ضرور ان کی کتابیں لانا۔ جو عربی اور فارسی میں ہوں۔

بایزید سے واپس ہو کر بازرگان نام گاؤں میں پہنچا۔ بایزید شہر ایک بلند پہاڑ کے غربی دامن میں واقع ہے۔ بازرگان میں چند ماہ رہ کر مجھے واپسی کا اختیار دیا گیا اور ایک بڑا قافلہ میرے ماتحت کیا گیا۔ ترکوں سے جنگ شروع ہو چکی تھی۔ لیکن میں نے مناسب سمجھا کہ ترک دوستوں سے بھی ملاقات کرتا جاؤں۔ وہ بہت شرافت سے پیش آئے۔ اور میری روانگی کے وقت آبدیدہ ہوئے۔ راستہ خطرناک ہو چکا تھا۔ میں ایرانی قونصل خانے میں گیا اور ان سے راہ داری کا پروانہ حاصل کیا تاکہ راستہ میں کوئی دقت نہ کر سکے۔ ایرانی سرحد پر پہنچے تو ساکو شہر میں روسی فوجوں کا اجتماع تھا۔ یہ وحشی بہت تکلیف دیتے تھے۔ میں روسی کونسل کے پاس گیا۔ جو پہلے سے ہی ہمارا واقف تھا۔

(باقی)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچانی ہے!!!

چلنے کا نہیں دوڑنے کا وقت ہے

حضور ایدہ اللہ نے الفضل کی اشاعت ۱۵، ۲۰ ہزار تک بڑھا دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ تمام عہدیداران کو یہ ارشاد پورا کرنے کے لئے دن رات مستعد ہو جانا چاہیئے۔ اب چلنے کا نہیں دوڑنے کا وقت ہے۔ تمام عہدیداران جماعت الفضل سے تعاون کریں۔ آپ کے تعاون سے ہی یہ مرحلہ سر ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپکو توفیق دے کہ اپنی اس ذمہ داری کو پورا کر سکیں

(مینیجر الفضل)

دعائے مغفرت

● خاکسار کی والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب (مالی) ظفر آباد لوتکا سندھ مورخہ ۴ اپریل ۱۹۸۴ء وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اسی روز صبح ۱۱ بجے محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے مسجد مہدی کے باہر میدان میں نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے دعا کرائی۔

والدہ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹی اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے والدہ صاحبہ کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حفیظ احمد معلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

● میرا بھانجا عزیزم نعیم احمد باجوہ ابن امان اللہ باجوہ عمر تقریباً ۵ سال فضل عمر ہسپتال ربوہ میں تین یوم شدید بیمار رہ کر مورخہ ۱۳ مارچ بروز منگل ۵ بجے صبح اچانک ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پا گیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کی نماز جنازہ اسی شام ۴ بجے مسجد مہدی میں ادا کی گئی۔ ۵ بجے شام قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ بچہ تیسری جماعت کا طالب علم تھا اور بڑا ہونہار تھا۔ یہ بچہ چوہدری محمد یوسف باجوہ دارالعلوم غربی ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل دارالعلوم غربی کا نواسہ ہے۔ بچہ کے والد اس کی وفات کے وقت بیرون ملک میں تھے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور بچہ کے والدین بہن بھائیوں اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین

مقبول احمد خالد کارکن بیت المال آمد ربوہ

● میرے سسر مکرمی ڈاکٹر نذیر احمد صاحب آف گنگاپور حال ربوہ دارالعلوم وسطی مورخہ ۲۳ فروری ۱۱ بجے صبح ۷۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدی ہوئے۔ احمدیت کے شیدائی اور سلسلہ سے بہت محبت و عقیدت رکھنے والے تھے۔ تہجد گزار نماز روزہ کے پابند بے حد خوش خلق، غریب پرور اور مہمان نواز تھے ہومیوپیتھک کی پریکٹس کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ میں شفا رکھی تھی۔ اکثر مریض شفایاب ہو جاتے۔

مرحوم نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ مرحوم موصی تھے جمعہ کے روز بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

شہناز نصیر

الفضل کی اشاعت پندرہ ۱۵ بیس ۲۰ ہزار تک پہنچانی ہے

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ۴ مئی کو ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ (مہتمم اطفال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر

مخلصین جماعت کا لبیک

۱۔ مکرم عبدالشکور صاحب اسلامیہ پارک لاہور } ۱۱۰۰
۲۔ " چوہدری ارشاد احمد صاحب ورک " ۱۰۳۲
۳۔ " میاں اصغر علی صاحب ٹمبر مرچنٹ بھاٹی گیٹ ۷۰۲۵
۴۔ " شیخ سعید احمد صاحب " ۱۸۰۰
۵۔ " فضل الٰہی صاحب " ۱۰۰۲
۶۔ " چوہدری محمد اسحٰق صاحب پرانی انارکلی ۲۰۰۰
۷۔ " " حمید نصر اللہ خان صاحب چھاؤنی جنوبی ۷۶۰۰
۸۔ محترمہ بدر بیگم صاحبہ " ۳۰۰۰
۹ " امۃ الحی صاحبہ " ۵۱۰۰
۱۰۔ مکرم بریگیڈیر وقیع الزمان خان صاحب " ۱۳۵۰
۱۱ منجانب والد صاحب مرحوم رفیع الزمان خان صاحب } " ۱۵۱۵
۱۲ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب بنجوعہ " ۲۱۰۰
۱۳ منجانب والدین مرحومین ۱۲۵۰
۱۴۔ مکرم چوہدری منیر احمد نواز صاحب " ۱۶۰۰
۱۵ " سید افتخار احمد صاحب فاروقی " ۱۷۰۰
۱۶ " چوہدری اعجاز احمد صاحب " ۱۱۰۰
۱۷۔ مکرم ڈاکٹر عبدالغفور خان صاحب کڑک جنوبی چھاؤنی } ۱۵۰۰
۱۸۔ " شیخ ظفر محمود صاحب تاجر کپڑا اعظم مارکیٹ } ۱۶۵۰
۱۹۔ " نواب احمد مصطفےٰ صاحب چھاؤنی جنوبی } ۱۶۰۰
۲۰ " اخوند فیاض احمد صاحب " ۱۱۰۰
۲۱۔ " چوہدری بشیر احمد صاحب " ۱۰۲۰
۲۲ محترمہ حسن آراء بیگم صاحبہ بیگم میجر منیر احمد شہید } " ۱۰۱۵
۲۳۔ مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب " ۱۱۰۰
۲۴۔ " فضل الٰہی صاحب " ۱۳۰۰
۲۵ " چوہدری عبدالحمید صاحب شمالی چھاؤنی } ۱۵۰۰
۲۶۔ " میاں نذیر احمد صاحب انجینئر دارالذکر ۱۲۰۰
۲۷۔ " محمد یحییٰ خان صاحب " ۱۳۵۰
۲۸۔ " میاں احمد سعید صاحب راجگڑھ ۱۰۰۲
۲۹۔ " قریشی حمید اسلم صاحب " ۱۳۰۰
۳۰۔ " چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے سمن آباد } ۱۰۱۲

(باقی)

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

وقف جدید کے

-○ ننھے مجاہدین
-○ ننھی مجاہدات

جو بچہ یا بچی کم از کم ایک صد روپیہ چندہ وقف جدید ادا کرے اسے وقف جدید کا ننھا مجاہد یا ننھی مجاہدہ کہتے ہیں۔ اور اس بچے یا بچی کا نام معہ ولدیت و پتہ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کی غرض سے پیش کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سعادت کے حصول کی توفیق عطا فرمائے

(سیکرٹری وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے نعم البدل

میرے ایک عزیز دوست خلیل خان صاحب کا اکلوتا بیٹا فوت ہو گیا ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ بچے کے والدین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور نعم البدل عطا فرمائے آمین

محمد زاہد جلیل دواخانہ مین بازار شیخوپورہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے۔
(مینیجر)

سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی

خدام میں ذوق پیدا کرنے کے لئے سالانہ مقالہ نویسی کا ہر سال مقابلہ ہوتا ہے جس میں قرآن۔ حدیث۔ تاریخ۔ سیرت اور سائنس کے کسی موضوع پر ٹھوس معلوماتی تحقیقی دس ہزار الفاظ پر مشتمل مقالہ لکھنے والے مقالہ نگار شامل ہو سکتے ہیں۔ معیاری مقالہ پر پانچ صد روپے انعام دیا جائے گا

نوٹ:۔ معیاری مقالہ کا فیصلہ تین منصفین کرام کریں گے۔ مرکز میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء مقرر ہے۔ زیادہ سے زیادہ خدام اس مقابلہ میں شرکت فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گمشدہ اشیاء

-○ ایک عدد زنانہ گھڑی مورخہ ۱۷ مارچ گولبازار میں ٹیلیفون ایکسچینج کے قریب گر گئی ہے۔ جس صاحب کو ملے وہ مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ (میموریل نرسز گولبازار ربوہ)

-○ ایک راشن کارڈ بنام مجیدہ بیگم ساکنہ محلہ باب الابواب ربوہ، گولبازار سے گھر آتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو براہ مہربانی صدر صاحب عمومی کے دفتر میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

-○ میرا سائیکل سہراب سکول ٹائم کے بعد مورخہ ۳/۴/۸۴ بارہ بجے دوپہر سکول گراؤنڈ سے کوئی شخص لے گیا ہے۔ اگر کسی صاحب نے غلطی سے لیا ہو یا کسی کو میرے سائیکل کے بارے میں علم ہو تو براہ مہربانی اس پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(راجہ محمود احمد ۶/۲۹ دارالرحمت غربی ربوہ)

بازیافتہ اشیاء

-○ خاکسار کو اپنے محلہ سے ایک طلائی کانٹا ملا ہے۔ جس صاحب کا ہو خاکسار کو نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔

(مبارک احمد صدیقی دارالرحمت غربی ربوہ)

-○ خاکسار کو گھوڑ دوڑ گراؤنڈ سے ایک چابیوں کا گچھا ملا ہے جس کا ہو وہ نشانی بتا کر حاصل کر سکتے ہیں۔

(میر مبشر احمد طاہر ۱۶/۱ دارالعلوم غربی ربوہ)

-○ خاکسار کو لنگر خانہ نمبر ۶ کے پاس سے ایک گھڑی ملی ہے جس کسی صاحب کی ہو نشانی بتا کر لے جائے۔

(ملک محمد اکرم محلہ دارالصدر غربی مکان نمبر ۵ ربوہ)

-○ ایک عدد گھڑی مسجد مبارک سے وضو کرتے ہوئے ملی ہے۔ جس دوست کی ہو نشانی بتا کر حاصل کر سکتے ہیں

(عبدالمنان کوثر ولد عبدالعزیز صاحب کارکن زنانت دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

-○ ایک صاحب ایم یونس مہر صاحب ولد ایم عبداللہ مہر صاحب قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ کا پنجاب فارمیسی کونسل لاہور کا رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ خاکسار کو گرا پڑا ملا ہے یہ صاحب اپنا سرٹیفکیٹ مجھ سے حاصل کر لیں۔

(مبارک احمد خالد ٹیچر گورنمنٹ ٹی آئی ہائی سکول۔ ربوہ)

مالی قربانی کا کم سے کم معیار

کل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام و حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنا ہماری مالی قربانی کا کم سے کم معیار ہے ہر ماہ باقاعدگی سے ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

بجٹ انصار اللہ کے مقابل کم از کم تدریجی وصولی جلد مرکز ارسال فرمائیں

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوگنڈا میں احمدیہ کلینک کے اجراء کے لئے درخواست دعا:

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مبلغ انچارج یوگنڈا نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ یوگنڈا میں پہلے دو احمدی مجاہد ڈاکٹر مکرم ڈاکٹر عباس خان باجوہ صاحب اور ان کی اہلیہ مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس صاحبہ بخیریت یوگنڈا پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ!

مکرم ڈاکٹر عباس خان صاحب نے سرجری میں مہارت حاصل کی اور مکرمہ آصفہ صاحبہ امراض خواتین کی معالجہ ہیں۔ اب یہ دونوں یوگنڈا میں پہلے احمدیہ کلینک کا اجراء کریں گے انشاء اللہ! احباب دعا کریں کہ مولا کریم ان کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور اسلام اور احمدیت نیز بنی نوع انسان کی احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین

(وکالت تبشیر)

طلباء و طالبات اپنے نتائج کی اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور نظارت تعلیم کو بھجوائیں

نظارت تعلیم:۔

تحریک جدید کیلئے لجنہ سوئٹزرلینڈ کی مستعدی:

مکرم منصور احمد خان صاحب امیر و مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ نے اطلاع دی ہے کہ لجنہ سوئٹزرلینڈ کی دس ممبرات نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں ۶۰۰ مارک کا وعدہ پیش کیا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال اور نفوس میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

مکرم میاں مبارک احمد صاحب انصاف کمپنی فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے ایک لڑکا عطا فرمایا ہے جسے میاں صاحب موصوف نے پیدائش سے بھی پہلے تحریک جدید کا مجاہد بنا دیا تھا۔ اس کی طرف سے یکصد روپیہ چندہ تحریک جدید ادا فرما کر قارئین کرام سے نومولود اور اس کے والدین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ایک ضروری تحریک

وَسِّعْ مَكَانَكَ کے الٰہی ارشاد کی تعمیل میں جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانان کرام کے قیام کے لئے مہمان خانوں کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے اور ہر سال رہائش کے انتظامات کو ناکافی سمجھا جاتا ہے اور ان میں وسعت کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ وسعت مکانی کی یہ ضرورت مستقل نوعیت کی ہے۔ اس لئے نئے مہمان خانے مسلسل تعمیر کراتے جانا ازحد ضروری ہے۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے عطایا جون ۸۴ء سے پہلے پہلے ارسال فرما دیں تاکہ ہر سال کی طرح امسال بھی مہمان خانوں نے مستقف رقبہ میں جلسہ سے پہلے اضافہ کیا جا سکے۔

خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ایک امانت تعمیر مہمان خانے جلسہ سالانہ ۶۸۵۵/۲۷-۲۷۸ کھلوا دی گئی ہے۔ تمام رقوم بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مذکورہ امانت میں جمع ہونے کے لئے ارسال فرما دیں اور نظارت ہذا کو بھی مطلع فرما دیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات معیاری مدر ٹنکچرز و پوٹینسیاں

۶ - ۳۰ - ۲۰۰ - ۱۰۰۰ - ۱۰،۰۰۰ سے لاکھ طاقت تک۔ جرمنی سیلڈ ادویات، ملک شوگر گولیاں، ٹکیاں اور ہومیوپیتھک و بایوکیمک کتب پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہیں۔

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون 606/607

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ نے آپ کو نہ صرف جان کی حفاظت کا وعدہ دیا بلکہ اس وعدہ کو پورا بھی کر دکھایا۔

محترم مولانا صاحب نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور اتباع میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سونپا ہے اور آپ سے بھی خدا تعالیٰ نے حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔

مولانا نے بتایا کہ انبیاء کے ساتھ ان کی جماعت بھی وعدوں میں شامل ہوتی ہے لیکن خدائی حفاظت کا وعدہ صرف ان لوگوں سے ہوتا ہے جو دعوت الی اللہ کے میدان میں آگے بڑھتے ہیں۔

محترم مولانا صاحب نے فرمایا کہ آج ہر وہ احمدی جو چاہتا ہے کہ خدا کے فرشتے اس کی حفاظت کے لئے بھی اتریں اور خدائی حفاظت کا وعدہ اس کے حق میں بھی پورا ہو۔ اسے چاہیئے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کو مدنظر رکھتے ہوئے آنحضرت کی کامل اتباع میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دے۔ پس موعظہ حسنہ اور حکمت کے ساتھ خدا کا پیغام دنیا تک پہنچاتے چلے جانا ہمارا فرض ہے اور جب ہم اپنا فرض پورا کر دیں گے تو خدا کی حفاظت کا وعدہ بھی ضرور پورا ہوگا اور ہوتا چلا جائے گا۔

● میرے بیٹے قاضی مبارک احمد کو فیصل آباد علاج کے لئے لے جایا گیا تھا۔ معدہ کے قریب کسی شریان سے خون بہتا ہے جو بند ہونے میں نہیں آرہا۔ اب اسے علاج کے لئے میو ہسپتال لاہور داخل کرایا جا رہا ہے جہاں SIGMODOSCOPY کے ذریعہ علاج ہوگا۔ احباب سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

(قاضی عزیز احمد دارالنصر شرقی)

اکسیر اچھارہ

شتھل اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا اچھارہ منٹوں میں غائب۔

قیمت فی پیکٹ : -/۳ روپے

درجن -/۲۷ گرس ۳۰۲/۴۰ روپے

علاوہ بونس

تفصیلات کے لئے : کیور ٹیو وٹرنری گائیڈ -/۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون 606/607

یوم مسیح موعود (بقیہ صفحہ اوّل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے ضمن میں تمام اہم تاریخی واقعات کو بیان کیا۔ آخر میں صدر جلسہ جناب عطاء المجیب صاحب راشد نے احباب جماعت کو مشرائط بیعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔

(و۔ ت)

مسجد نصر (بقیہ صفحہ اوّل)

ان کا بین الاقوامی ہیڈ کوارٹر ربوہ پاکستان ہے۔

مسجد نصر کے افتتاح کے وقت مسجد کے صحن میں دو جھنڈے لہرا رہے تھے۔ ایک سرنیام کا اور دوسرا جماعت احمدیہ کا۔ احمدیوں کے جھنڈے میں کالے رنگ پر سفید رنگ کا مینارہ وغیرہ دکھائی دیتا تھا۔ مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر میں نے ایک یک سٹال بھی دیکھا جس میں ڈچ ترجمہ قرآن اور دوسرا احمدیہ لٹریچر رکھا ہوا تھا۔ اور تقریب کے آخر پر مٹھائی وغیرہ تقسیم کی گئی۔

یہ خوشی کے موقعوں پر تقسیم کی جاتی ہے

(روزنامہ "DE AMERIGO" ۲۴ فروری ۱۹۸۴ء)

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سرنیام کو جلد اسلام کے نور سے منور فرمائے تاکہ وہ خدا کی توحید اور اس کے برگزیدہ رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آئیں۔

(و۔ ت)

ضرورت اوورسیرز

ادارہ تعمیر مرکزی ربوہ میں ۲ اوورسیرز کی فوری ضرورت ہے۔ کوالیفائیڈ ہوں۔ تعمیر عمارات کا تجربہ رکھتے ہوں۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائے گی۔ درخواست کے ساتھ خاکسار کو ملیں۔

(افتخار علی قریشی نگران ادارہ تعمیر مرکزی وکالت مال ثالث۔ تحریک جدید ربوہ)

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان